



سوال

(120) قبرستان کے منہم ہو جانے پر تعمیر مسجد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم لوگوں کی مسجد توڑ کر سخت آفت میں جان پھنسی ہے، سخت بس و پیش میں پڑے ہوئے ہیں۔ کہ گورستان پر مسجد بنانا اور نماز پڑھنا جائز نہیں، مگر جو ہڈیاں نکلی ہیں، وہ ڈیڑھ برس پہلے کی گورشدہ ہیں، اب اس پر بھی گورستان کا حکم عائد کر کے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ بات قابل غور ہے کہ جس زمانہ میں یہ مسجد بنی تھی، اس وقت ان اطراف میں کوئی مسجد نہیں تھی، اور پہلے لوگ بھی غالباً مشرک تھے۔ لہذا ایسی حالت میں بھی وہاں مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد نبوی کی جگہ پہلے مشرکین عرب کا قبرستان تھا، اس لیے صورت مرقومہ میں مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ منع نہیں: شرفیہ: ... یہ قیاس یا استنباط صحیح اس لیے کہ مشرکین کے مردوں کا احترام نہیں، جیسا کہ مشرکین کی لاشوں کو کتوں میں ڈال دیا تھا، کنواں بھی گندے پانی کا تھا۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۳۳۵

اور اہل اسلام کی لاشوں اور مردوں کا احترام ہے ان کے مردے کی ہڈی توڑنے کا اتنا ہی گناہ ہے جیسے زندہ کی۔
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: «کسر عظم المیت کسره حیا» رواہ ابوداؤد و اسنادہ علی شرط مسلم وزادہ ابن ماجہ من حدیث ام سلمہ فی الاشم انتھی کذا فی بلوغ المرام ص ۳۰ وعن عمرو بن حزم قال رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متبکیا علی قبر قتال لا توذ صاحب هذا القبر الحدیث رواہ أحمد مشکوٰۃ ص ۱۳۹))
قال الحافظ فی الفتح اسنادہ صحیح کذا فی تنقیح الرواۃ ص ۳۳۳
پس اہل اسلام کی قبروں کو کھود کر ہڈیاں نکال کر مسجد بنانا قطعاً ممنوع ہے۔ (الوسعید شرف الدین دہلوی، فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۲۶۳)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02



مجلس البحث الإسلامي
مجلس البحث الإسلامي